REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۳ نبوت ۱۳۳۸ھش | ۳ نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل اور پرسوں طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے

——— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ———

ربوہ ۲ نومبر۔ بوقت سوا دس بجے صبح۔ کل اور پرسوں حضور کی طبیعت عام طور پر نسبتاً اچھی رہی۔ اور حضور انصار اللہ کے اجتماع میں بھی تشریف لے گئے۔ مگر دونوں دن شام کے وقت ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی۔ اس وقت اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے نہایت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں ؛

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱۰ دس بجے صبح ۔ ربوہ ۲ نومبر ۱۹۵۹ء

مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

نئے سال میں تحریک جدید کے لئے اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو

جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے زیادہ تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی

ربوہ ۲ نومبر۔ کل مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے نام اپنے ایک خصوصی پیغام میں تحریک جدید دفتر اول کے ۲۶ ویں اور دفتر دوم کے سولہویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ اور احباب جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ نئے سال میں تحریک جدید کے لئے اپنے وعدے بڑھا کر لکھوائیں اور اس طرح خدا کی رحمت کو کھینچیں تا کہ خدا ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کے چپے چپے پر مبلغ بھیجے جا سکیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا جتنا تم چندہ دو گے۔ اس سے ہزاروں گنے زیادہ تمہیں ملے گا۔ اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔ حضور کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز پیغام کل انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے پانچویں اور آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اب تحریک جدید کے نئے سال کا وقت آگیا ہے ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہیئے اور اگر آپ ہمت کریں اور تبلیغ کریں تو یقیناً بڑھ جائیگا اگر پہلے ایک لاکھ ہوتا تھا تو اب ایک کروڑ ہونا چاہیئے۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سال تحریک کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں تا کہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں برکت دیگا۔ اور جماعت کو بھی بڑھائیگا کیونکہ روپیہ بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہے اور طاقتیں بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔ یعنی وہ انسان کے خیال سے بھی زیادہ قریب ہے آپ جانتے ہیں کہ خیال انسان کے کتنا قریب ہے مگر خدا تعالیٰ اس سے بھی زیادہ قریب ہے پس خدا تعالیٰ سے دعائیں بھی کیجئے کہ خدا ساری دنیا کے دلوں کو احمدیت کی طرف پھیر دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار" عیسائیت کو ۱۹۵۹ سال ہو گئے مسیح محمدی کا زمانہ اس سے بڑا ہو گا۔ آپ کی جماعت میں انشاء اللہ کئی گنا زیادہ آدمی ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت تک زندگی دیگا جب تک احمدیت دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل چکی ہو گی اور دنیا کے تمام اموال احمدیت پر قربان ہو رہے ہونگے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عاجزانہ دعا بڑی شان و شوکت سے پوری ہو گی کہ پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار۔ پس اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے زیادہ تمہیں ملے گا۔ اور دنیا کی ساری دولت کھینچکر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہو گا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو۔ تا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جا سکیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے۔ اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپکو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہو گی۔ مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں ؛

پس میں اس اعلان کے ذریعہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کرتا ہوں۔

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی ۱/۱۱/۵۹

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ نومبر ۱۹۵۹ء

مسلمانوں کی رواداری

"صدق جدید" کے فاضل مدیر نے اشاعت ۲۳ر اکتوبر کے "سچی باتیں" کے مستقل کالم میں "اقلیت کی فرد جرم" کے زیر عنوان حسب ذیل نوٹ تحریر کیا ہے

"مسلمان کیا کریں" کی بحر طویل میں ایک معلوم و معروف معاصر کے کالموں میں ایک تازہ مصرعہ:۔

"کیا آج بھی مسلمان ایسے کام کر رہے ہیں۔ جن سے دوسروں کو بھی معلوم ہو کہ وہ وسیع النظر اور روادار ہیں اگر کر رہے ہیں تو وہ کون کون سے کام ہیں؟ اور کیا ان کا اثر وہی ہو رہا ہے۔ جو ہونا چاہیئے"؟

لیکن کیا مسلمانوں پر کبھی بھی ایسا دور گزرا ہے۔ جب انہوں نے اپنی رواداری کو مخفی رکھا۔ اور وسیع النظری میں بخل ہوتا ہے؟ کیا انہوں نے غیروں کے ہاتھ کے پکائے ہوئے کھانوں سے پرہیز کیا؟ ہندو حلوائیوں کی دوکانوں کی سرپرستی سے گریز کیا؟ ہندو برت والوں، پانی والوں کے برت اور پانی کو ناپاک سمجھا؟ ان کے پکائے ہوئے کھانے تک کو کھا لینے کو ناجائز سمجھا؟ اپنی درگاہوں، زیارت گاہوں، یہاں تک کہ اپنی مسجدوں میں آنے سے غیر مسلموں کو روکا؟ عین اپنی حکومت ہندواودھ ودکن کے زمانے میں بھی مسلمانوں نے ہندوؤں کو بڑے بڑے مالیاتی عہدے۔ بلکہ فوجی منصب دینے سے بھی پرہیز کیا ہے؟ کیا ان حقیقتوں سے تاریخ کا کوئی مبتدی طالب علم بھی جاہل ہے؟ —— پھر دورِ "آزادی" کے بعد کا تو کچھ پوچھنا ہی نہیں۔ بتائیے۔ اور اعداد و شمار کے حوالہ دے کر بتائیے، کہ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کتنے ہندو مندروں پر قبضہ کر لیا؟ کہاں کہاں ہندو دیویوں دیوتاؤں کی توہین کی ہے؟ ہندوؤں کے کس کس میلے کو کس کس پوجا کو۔ روکنے کی کوشش کی ہے؟ کن کن ہندو درسگاہوں میں دخل دے کر انہیں غیر ہندو بنا دیا ہے؟ اپنی اپنی کن کن فلموں کے ذریعہ ہندوؤں کی دلآزاری کی ہے؟ اپنی کن کن تاریخوں اور دوسری درسی کتابوں میں ہندو راجوں مہاراجوں کو کوسا، رانیوں مہارانیوں کو بدنام کیا۔ اور ہندو تہذیب و تمدن کے ساتھ تمسخر کیا ہے؟ کتنی ہڑتالیں انہوں نے سرکار کے خلاف کہاں کہاں کی ہیں؟ قانون شکنی کی کتنی تحریکوں کتنے مظاہروں میں انہوں نے حصہ لیا ہے؟ سینکڑوں اور پچاسوں نہ سہی کچھ دس بیس ہی مثالیں کسی ریاست کسی ضلع سے پیش کی جائیں؟ —

لیکن انصاف و حق پسندی کا کمال یہ ہے کہ پھر بھی مجرم کے کٹہرے میں پابجولاں اور دست بستہ وہی کھڑے کئے گئے ہیں! اور ثبوت بلکہ شائبۂ ثبوت بھی ان کے خلاف پیش کرنے کے بجائے۔ اُلٹی صفائی انہیں سے مانگی جا رہی ہے!"

یہ نوٹ غیر مسلموں اور مسلمانوں دونوں کے لئے نہایت قابل غور ہے۔ فاضل مدیر نے مسلمانوں کی رواداری کے جو اشارے کئے ہیں وہ بالکل درست ہیں۔ مسلمانوں کی سیاسی تاریخ ہو یا معاشرتی تاریخ دونوں کے مطالعہ سے ہر انسان محسوس کرے گا کہ رواداری کی جس روح کا اظہار مسلمان اقوام نے غیر مسلموں کے بارے میں کیا اس کی نظیر کسی مذہب اور کسی قوم کی تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ بعض مسلمان کہلانے والے بادشاہوں نے محض جوع الارض کیلئے ہنگامہ آرائیاں کیں۔ تاہم ظالم سے ظالم بادشاہ اور حکمران کا معاملہ بھی آپ زیر غور لائیں گے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ جہاں تک غیر مسلموں سے رواداری کا تعلق ہے۔ ان میں سے بدترین بھی دوسری اقوام کے بہترین حکمرانوں سے بہتر نہیں تو ان کے برابر ضرور ثابت ہوں گے۔

تمام غیر مسلم تاریخدان خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ اگر ان میں ذرا بھی غیر جانبداری اور انصاف کی پاسداری کا مادہ موجود ہو تو وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ مسلمانوں نے جہاں بھی اور جس ملک میں بھی حکومت کی ہے وہاں کی غیر مسلم رعایا کے ساتھ بے نظیر سلوک کیا ہے۔ چند کالی بھیڑوں کی استثنا کے لئے ہر وقت گنجائش ہے۔ لیکن فیصلہ اکثریت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ہم یہاں کسی تفصیلات میں نہیں جا سکتے ہر قوم کی تاریخ جہاں تک ممکن ہے۔ اس وقت موجود ہے۔ کوئی منصف مزاج محقق تاریخ مسلمانوں کی تاریخ کے ساتھ موازنہ کر کے بتا سکتا ہے۔ کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے بالکل صحیح ہے۔ ہم یورپین اور دیگر غیر مسلم تاریخ نویسوں کے ہزاروں ایسے حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کی غیر مسلم رعایا کے ساتھ عام روادارانہ روح کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اور اس کا بے نظیر ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔

الغرض فاضل مدیر صدق جدید نے کوئی مبالغہ نہیں کیا۔ بلکہ بہت احتیاط سے لکھا ہے۔ اس کی تائید کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔ تاہم ایک بات جو عام طور پر مسلمانوں اور خاص طور پر فاضل مدیر صدق جدید کے لئے بھی حیرت ناک طور پر قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب اکثر غیر جانبدار غیر مسلم تاریخدانوں کو بھی مسلمانوں کی روادارانہ روح کا اعتراف ہے اور ان میں سے بعض نے نہایت زور سے اس کا اقرار کیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ تقریباً تمام غیر مسلم اقوام کے عوام آج مسلمانوں سے بدظن ہیں۔ حالانکہ آج بھی لاکھوں ہندو عیسائی وغیرہ غیر مسلم اسلامی ممالک میں آباد ہیں اور کروڑوں روپوں کا روزانہ بیوپار کرتے ہیں۔ پاکستان۔ افغانستان۔ ایران۔ خلیج فارس کی ریاستوں۔ عرب۔ مصر سوڈان الغرض انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک تمام اسلامی ممالک میں ہندو عیسائی۔ یہودی۔ پارسی۔ بدھ۔ تجارت پیشہ اتنے بڑے بڑے تجارتی اداروں پر قابض ہیں۔ کہ جس کی نظیر آج بھی کوئی آزاد خیال سے آزاد خیال ملک پیش نہیں کر سکتا سوچنا چاہیئے کہ اگر مسلمان فطرتاً غیر روادار ہوتا۔ تو کیا ان ممالک میں غیر مسلم تجارتی شہزادے اس کثرت سے مل سکتے تھے؟ اس لئے یہ ایک نہایت ہی قابل غور سوال ہے جس کو حل کرنا مسلمانوں کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ اور یہ قابل غور سوال مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ باوجود مسلمانوں کی مسلّمہ تاریخی رواداری کے اور باوجود ان کے غیر مسلموں کے ساتھ موجودہ روادارانہ رویہ کے پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہندو عیسائی یہودی وغیرہ اقوام مسلمانوں کی شکوہ سنج ہیں۔ سب سے ظاہر وجہ تو شاید یہ ہے کہ مغرب کے غلبہ سے پہلے مسلمان سارہ دنیا پر چھائے ہوئے تھے۔ ہر قوم پر ان کا رعب اور دبدبہ تھا۔ مگر آج ان کا وقار کھو گیا ہے۔ اور جو اقوام کبھی ان کے زیر سایہ پلتی تھیں۔ آج ان کی حریف ہی نہیں بلکہ دنیوی طاقت میں ان سے آگے ہیں۔ اور نامعلوم طور پر ان کے اندر انتقامی جذبہ کام کرتا ہے۔ تاہم یہ اتنے گہرے تعصب کے وجود کے لئے کافی وجہ نہیں جو تقریباً تمام غیر مسلم اقوام کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف کار فرما ہے کئی ایک وجوہات ایسی ہیں۔ جن کی ذمہ داری افسوس ہے کہ خود مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بعض حالات کے ماتحت خود مسلمانوں نے غیر مسلموں کے اس اعتراض کو کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ تقویت دی ہے۔

یہ ایک نہایت دردناک حقیقت ہے کہ وہ اسلام جس نے دُنیا کو سب سے پہلے مذہبی رواداری کا یہ سنہری اصول دیا کہ "لا اکراہ فی الدین" اور جس اسلام کے نبیؐ نے سب سے پہلے مذہبی رواداری کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ وہ اسلام جس نے سب سے پہلے نہایت روادارانہ اور نہایت انسانیت پر مبنی جنگ کے اصول دنیا کو دیئے۔ آج اسی اسلام پر یہ الزام عاید کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار سے پھیلا ہے کئی ایک منصف مزاج غیر مسلم ناقدینِ اسلام اس اعتراض پر حیرت زدہ ہیں لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ آج بھی ہمارے ہاں ایسے اہل علم حضرات مل سکتے ہیں جو اس اعتراض کو تقویت دیتے ہیں۔ اور اسلام کو اسلامی پارٹی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلامی پارٹی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ اس کے بعد جہاں اور جب ضرورت ہو۔ دشمنوں کا مسلمانوں کے خلاف یہ ہتھیار استعمال کرنا ہمارے ان دوستوں نے کتنا آسان کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ وہی مسلمان کر سکتے ہیں۔ جن کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اور جو نوٹ "صدق جدید" نے لکھا ہے۔ اس کا موجب جو عبادت ہوئی وہ اس بات کا ایک نمونہ ہے۔ افسوس یہ ہے کہ جو لوگ اس کو تقویت دے رہے ہیں۔ وہ اتنا بھی محسوس نہیں کر سکتے کہ وہ ایسا کرنے سے صرف "گناہ بے لذّت" کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عمل میں کوئی قوم اس گئی گذری حالت میں بھی رواداری میں مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن محض تعلیموں سے ہم دوسری اقوام کو مسلمانوں پر ایک ناواجب اعتراض کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ حالانکہ وقت کا تقاضا یہ تھا کہ ہم اسلامی تعلیمات۔ اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلعم اور مسلمانوں کی تاریخ سے دنیا پر ثابت کرتے کہ مسلمانوں پر یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے۔ ہم صدق جدید کے فاضل مدیر کے ممنون ہیں کہ انہوں چند نپے تلے الفاظ میں اس اعتراض کی قلعی کھولنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم یہ بہت کم ہے۔ اسوقت ضرورت ہے کہ نہایت وضاحت اور حوالوں کے ساتھ اس اعتراض کو غیر مسلموں کے دلوں سے دور کرنے کی مہم چلائی جائے۔

اس تعلق میں جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ لیکن یہ کام کی وسعت کے لحاظ سے بہت کم ہے چاہیئے ہو کہ تمام دنیا کے اہل علم حضرات خاص طور پر اس مہم کو چلائیں تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے راستہ سے ایک بڑی روک ہٹ جائے ؎

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

مذاہب کانفرنس میں اسلام کی مؤثر نمائندگی

دو افراد کا قبول اسلام

از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

۱۰ اکتوبر میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کا ایک عمدہ اور زریں موقعہ میسر آیا۔ پراٹسٹنٹ چرچ آرگنائزیشن (جس میں آزاد خیال عیسائیوں کے مختلف مکاتیب فکر کے لوگ شامل ہیں) کی طرف سے ایک مذاہب کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ پر دنیا کے اہم مذاہب کے عنوان سے اسلام یہودیت اور بدھ مت وغیرہ پر تقادیر کا انتظام کیا گیا۔ ہر لیکچر پندرہ دن کے بعد ہونا قرار پایا۔ پروگرام کے لحاظ سے اسلام کو سب سے پہلے رکھا گیا تھا۔ اور اس موضوع پر تقریر کے لئے مکرم انچارج صاحب ہالینڈ مشن کو درخواست کی گئی۔ چنانچہ ابتدائی امور طے کرنے کے بعد تاریخ مقرر ہوئی۔

مورخہ ۱۰/۵۹ کی شام کو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کی معیت میں خاکسار اور دیگر چار ممبران جماعت ہیگ سے روانہ ہوئے۔ لیکچر گاہ ہیگ سے قریباً آٹھ نو میل کے فاصلہ پر واقعہ تھی۔ یہ جگہ بڑی بڑی کوٹھیوں اور سبزہ زاروں پر مشتمل ہے۔ اور ہالینڈ کے امراء و رؤسا کی جائے رہائش ہے

جب ہم لوگ ٹرام سے اترے تو اسٹیشن پر ہماری جماعت کے ایک ممبر جو اسی علاقہ میں رہتے ہیں ہمارے منتظر تھے۔ چنانچہ ہم سب اکٹھے ہو کر جلسہ گاہ پہونچے۔ ایک بہت بڑی عمارت کی تیسری منزل پر ایک بڑے ہال میں لیکچر کا انتظام تھا۔ جس میں قریباً اڑھائی سو افراد آسانی کے ساتھ جمع ہو سکتے تھے۔ یہ عمارت عمر رسیدہ اشخاص کے آرام و آسائش اور قیام و طعام کے لئے بنائی گئی تھی۔ منتظمین جلسہ کی طرف سے چونکہ اخبارات میں بھی اعلان دیا جا چکا تھا۔ کہ پہلے روز اسلام پر تقریر کے لئے امام صاحب مسجد ہیگ آرہے ہیں۔ اور انفرادی طور پر بھی اطلاع کرنے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔ اس لئے سارا ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور مزید بہت سے لوگ ہال میں جگہ نہ ہونے کے باعث عمارت کی نچلی منزل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جن کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام موجود تھا۔ ہم لوگ وقت سے کچھ پہلے ہی پہونچ گئے تھے۔ جب مجلس کے سکرٹری صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ مکرم انچارج صاحب اور خاکسار کو کمرہ انتظار میں لے گئے جہاں کچھ دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اتنے میں مجلس کے صدر صاحب بھی تشریف لے آئے یہ ایک پادری صاحب تھے جو ہالینڈ کے علاوہ فرانس میں بھی دس سال تک خدمات دینیہ سر انجام دے چکے ہیں۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد ہم سیکرٹری صاحب مجلس کی معیت میں لیکچر ہال میں آئے۔ صدر صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے مکرم حافظ صاحب کا تعارف کروایا بعد ازاں تقریر شروع ہوئی۔

مکرم جناب حافظ صاحب نے تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مختصر طور پر تاریخ اسلام بیان کرتے ہوئے حاضرین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے متعارف کرایا اور بتلایا کہ اسلام دیگر مذاہب عالم سے الگ تھلگ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہی مذہب ہے جسے جملہ انبیاء علیہم السلام نے لوگوں کے سامنے پیش فرمایا۔ اب فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اسلام میں تمام سچائیوں کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے سچائی کی روشنی کا ایک ایسا زبردست مینار کھڑا کر دیا ہے۔ جس کی شعاعیں دنیا کے چاروں کونوں کو منور کر کے سالکان روحانیت کی ہدایت اور راہ نمائی کا سامان پیدا کرتی ہیں۔ اور رنگ و نسل کے امتیاز کو بالکل مٹا کر ہر قوم اور ہر ملک کے لوگوں کو اس نور کی طرف بلاتی ہیں۔ تا ایک عالمگیر اخوت کی بنیاد پڑے۔ اور ایک دوسرے کے دل سے غیریت کا احساس دور ہو جائے۔ اور ہر طرف امن اور سلامتی کا دور دورہ ہو جائے۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی اعجازی شان بیان کرتے ہوئے سامعین کو بتلایا کہ یہ کتاب کسی نبی کے دل میں ڈالے جانے والے خیالات کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ کا لفظی الہام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے نازل ہوا۔ اور اس کی ساری کی ساری تاریخ جو اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ تیرہ سو سال کے طویل عرصہ میں آج تک اس میں ایک نقطہ و شوشہ کا کوئی تبدل و تحرف ظہور میں نہیں آیا۔ یہ وہ خوبی ہے جو کسی دوسری مذہبی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔

پھر آپ نے احادیث نبویہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ جس حزم و احتیاط سے ان کے اکٹھا کرنے میں کام لیا گیا ہے یہ اپنی مثال آپ ہے۔ دنیا میں کسی نبی کی تعلیم بھی اس رنگ میں جمع کی ہوئی نہیں ملتی۔

بعد ازاں آپ نے تعلیمات اسلامیہ پیش کرتے ہوئے حیات بعد الموت پر خیالات کا اظہار کیا۔ نیز اسلام اور جہاد کی تشریح کرتے ہوئے معترضین کے اعتراضات کا جواب دیا۔ اور بتلایا کہ درحقیقت اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو سچی اور حقیقی محبت پیدا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ایک بہت بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں عورت کو کوئی خاص مقام حاصل نہیں ہے جو سراسر باطل اور بے بنیاد خیال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت کو بلند درجہ عطا کیا ہے اور اسی کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر عزت و شرف کی چوٹی تک پہونچایا ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض اسباب پر بھروسہ کرنا مومن کا شیوہ نہیں ہے

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ جائز حد تک اسباب سے کام لینا نہایت ضروری ہے آخر تو کے شکم کے حصول کے لئے بھی اسباب سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے احکام کی بجا آوری۔ بدیوں سے بچنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا اسی لئے ہے کہ اس جہان اور دوسرے جہان میں انسان کو آرام نصیب ہو۔ گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائمقام ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے دنیاوی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا۔ نوکری کرنے والا نوکری کرے۔ زمیندار زمینداری کرے۔ مزدور مزدوری کرے۔ تاکہ وہ اپنے اہل و عیال و اطفال و دیگر متعلقین اور خود اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکے۔ پس ایک جائز حد تک اسباب سے کام لینا درست ہے۔ اور اس سے ممانعت نہیں۔ لیکن حد سے تجاوز کر کے صرف اسباب پر ہی بھروسہ کر لینا اور سارے امور کا دارومدار اسباب پر ہی رکھ لینا شرک ہے۔ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو وہ بھوکا مر جاتا۔ یا اگر فلاں جائداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو اس کا برا حال ہو جاتا۔ اور فلاں دوست نہ ہوتا تو اسے بہت تکلیف ہوتی۔ یہ باتیں اس قسم کی ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور یہ نہیں چاہتا کہ انسان جائداد اور دیگر اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کرے کہ خدا تعالےٰ سے بکلی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک قسم کا شرک ہے اور قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون پھر فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ اور پھر فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب اور پھر ھو یتولی الصالحین۔ غرضیکہ قرآن شریف اس قسم کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ کہ وہ متقیوں کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ پھر ایسی صورت میں اگر ایک انسان دنیاوی اسباب پر ہی تکیہ اور توکل کر لے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی ان صفات کا انکار کرتا ہے۔ اور ان اسبابوں کو ان صفات سے حصہ دیتا ہے۔ اور اپنے لئے ایک اور خدا ان اسباب کا تجویز کرتا ہے۔ چونکہ اس طرح سے انسان خدا تعالےٰ کے خلاف ایک دوسرے پہلو کی طرف جھکتا ہے تو گویا وہ شرک کی طرف قدم اٹھاتا ہے" (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۷)

تخلیقِ انسانی کے متعلق اسلامی نظریہ بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ اسلام کے نزدیک خدا تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کو یکساں طور پر اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ دنیاوی زندگی میں جہاں مرد و عورت باہم مل کر رہتے ہیں۔ وہاں شادی و طلاق کا مسئلہ ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام نے اس بارہ میں بھی ایسی عمدہ تعلیم دی ہے کہ جو عورت کے حقوق کی اسی طرح حفاظت کرتی ہے جیسے مردوں کے حقوق کی۔ اگر مرد کو طلاق دینے کا حق دیا ہے تو اسی طرح معقول وجہ پر عورت کو بھی خلع کا اختیار عطا کیا ہے مگر اس کے مقابلہ پر عیسائیت کی تعلیم عورت کو ایسا حق دینے سے عاجز ہے۔

اس کے بعد آپ نے اسلام اور عیسائیت میں مابہ الامتیاز خصوصیات کی نشاندہی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت۔ الوہیت مسیح۔ نسلی گناہ۔ کفارہ مسیح کی صلیبی موت اور قرآن مجید میں مسیح علیہ السلام کا ذکر وغیرہ مضامین پر اظہارِ خیالات کیا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ سے متعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ حقیقی اور زندہ اسلام کو پیش کرتی ہے ساری دنیا نے اسلام میں یہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی مراکز کھولے ہیں اور مبلغین بھجوا کر تبلیغ اسلام کا کام شروع کر رکھا ہے۔

پھر آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ آپ کے وجود باجود کے ذریعہ ہی اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی اور آپ کے ذریعہ ہی دوبارہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کا اور اشاعتِ اسلام کے کام کا بوجھ اس کمزور اور چھوٹی سی جماعت کے کندھوں پر رکھا اور اب یہ جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہے اس جماعت نے ایشیاء افریقہ۔ امریکہ اور یورپ میں مختلف جگہوں پر مساجد اور سکول تعمیر کئے ہیں جن کے ذریعہ ہزارہا انسانوں کی تعلیم و تدریس کا کام جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا اور لوگوں میں اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے جستجو پیدا ہو گئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ہالینڈ مشن کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور ہالینڈ میں اسلام کے پھیلنے کے مواقع کو قریب سے قریب تر کر دے۔ مبلغین کی ناچیز مساعی میں برکت عطا فرمائے اور صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین

اس ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو اشخاص نے اسلام قبول کیا ہے۔ ان کی بیعت کا خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

مخیّر اصحاب توجہ فرمائیں!

یہ مستحقین کی امداد کا خاص زمانہ ہے

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

سردی کا موسم آ رہا ہے اور اس موسم میں غربا کی ضروریات بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ گرم پارچات اور بستروں کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے علاوہ موسم کی شدت کی وجہ سے خوراک کا خرچ بھی لازماً زیادہ ہو جاتا ہے درویشوں کے کثیر التعداد رشتہ دار پاکستان میں ہیں جو کافی تنگی میں وقت گذار رہے ہیں اور خود درویش بھی وقتاً فوقتاً ادھر آتے رہتے ہیں۔ اور درویشوں کی امداد بڑا کارِ ثواب ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے تنگ دست غربا بھی امداد کے طالب رہتے ہیں۔ پس اگر جماعت کے مخیر احباب اس وقت ایسے مستحقین کی امداد کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ ایسی امداد مدد دینے والوں کی رفع مشکلات کا موجب ہوتی ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

نظامِ اسلامی اور جماعتی شیرازہ بندی

کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ہو ذلت سے راضی اُس پہ سو عزت نثار

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب - ربوہ)

قرآن کریم نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً فرما کر نظام اسلامی کو قائم کرنے کا ارشاد فرمایا سیدنا محمد رسول اللہ صلعم نے نظام اسلامی کو قائم کیا۔ اور اس نظام کے قائم کرنے میں حضور اکرمؐ اور حضور کے خلفاء نے بھاری قربانیاں کیں اور اس طرح شیرازہ اسلامی کو مضبوط بنایا گیا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ فاطمہ مخزومیہ اور اس کے خاندان کے لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ اس کے چوری کے جرم کو معاف کر دیا جائے گا اور اسلامی حکم کے مطابق اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ میں کہتا ہوں فاطمہ مخزومیہ کیا! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں جبلہ بن ایہم جو اپنی قوم غسان کا سردار اور بادشاہ تھا کے خلاف فیصلہ دیا تھا چونکہ جبلہ نے ایک غریب مسلمان کا دانت توڑا ہے اس کے بدلہ میں جبلہ کا بھی دانت توڑا جائے گا۔ جبلہ کو جب یہ فیصلہ سنایا گیا تو وہ جھوٹا عذر کر کے سر اکو ٹلا گیا۔ اس نے فیصد شنگر کہا کہ میں کل حکم کی تعمیل کروں گا تعمیل کیا کرنی تھی۔ ظاہری عزت و وجاہت اور وقار کو بچانے کے لئے راتوں رات بھاگ گیا اور جا کر عیسائی ہو گیا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ یہی جبلہ غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے ۔۔ ہزار غسانی فوج لیکر آ گیا تھا۔ اسلام نے یہ سب کچھ برداشت کیا مگر سزا کے حکم کو قائم رکھا۔ اور اصول مساوات کو برقرار رکھا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صلح حدیبیہ کا واقعہ مشہور ہے آنجنابؐ ایک خواب کی بنا پر مدینہ سے ۱۴۰۰ صحابہ کو ساتھ لے کر عمرہ کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ کفار مکہ نے مزاحمت کی اور بالآخر مقام حدیبیہ پر صلح ہو گئی۔ اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت اور دانائی سے اسلامی شیرازہ کو قائم رکھا۔ مسلمانوں کو کشت و خون سے بچایا گیا۔ اس صلح کی وجہ سے بعض جلیل القدر صحابہ متزلزل ہو رہے تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حکم کو مقدم کیا بظاہر اس صلح میں بڑی ذلت تھی مگر خدا کے نزدیک یہ برداشت کی گئی جس کے نتائج بعد میں نہایت شاندار ظاہر ہوئے۔

موجودہ زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایسے واقعات پیش آئے۔ جن کے اختیار کرنے میں بظاہر ذلت تھی مگر آنجناب نے خدا کے پہلو کو مقدم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی فعل خدا کی خوشنودی کا موجب ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی عزت عطا کی۔

ان واقعات سے ثابت ہے کہ اسلامی نظام کے ماتحت شیرازہ بندی کا عمل نہایت اہمیت رکھتا ہے اور کہ اس میں بڑی برکات ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خلفائے راشدین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے ایسا کر کے دکھایا اور اس سلسلہ میں کسی ذلت اور اہانت کی کوئی پروا نہ کی۔ انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ہو ذلت سے راضی اُس پہ سو عزت نثار

(درثمین)

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ از سر نو خالصۃً دینی اور روحانی بنیادوں پر اسلامی نظام کو قائم کیا جا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت ہو رہا ہے۔ کیونکہ حدیث کے مطابق اب اسلامی نظام صحیح معنوں میں قائم نہیں رہا تھا۔ وہ ضرورت تھی کہ کوئی خدا کا برگزیدہ آنحضرتؐ کی قائم کردہ لائنوں پر اسلامی نظام کو قائم کرتا سو یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرفت ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لاکھوں کی پاک جماعت عطا فرمائی ہے جو اس نظام کے قائم کرنے میں ممد و معاون ہے اور اس تنظیم میں شامل ہو کر بڑی برکات حاصل کر رہی ہے۔ مگر جماعتوں میں بعض احباب ایسے بھی ہیں کہ وہ اسلامی نظام کو نہیں سمجھتے اس لئے شیرازہ بندی بھی نہیں کرتے۔ اگر ان کو احباب سے اختلاف اور کشیدگی ہو جائے تو وہ اپنی عزت و

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارہویں سالانہ اجتماع کے ضروری کوائف

اہم دینی موضوعات پر تحریری و تقریری مقابلے۔ ورزشی کھیلوں اور متعدد میچوں کا پروگرام۔

تقریری و تحریری مقابلے :-

نوجوانوں میں خدمت دین کا فریضہ پوری کامیابی سے ادا کرنے کی اہلیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں تحریر و تقریر پر بھی پوری دسترس حاصل ہو چنانچہ ان کے اندر تحریر و تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے ہر سال اجتماع کے موقعہ پر مضمون نگاری اور تقریروں کے مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔ اس سال بھی یہ مقابلے بڑے اہتمام سے ہوئے۔ اور مختلف مجالس کے خدام نے ان میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مضمون نویسی اور تقریروں کے لئے علیحدہ علیحدہ نہایت اہم دینی موضوعات مقرر تھے۔ جن کا اجتماع کے انعقاد سے بہت پہلے ہی اعلان کر دیا گیا تھا۔ ہر امیدوار کو ان میں سے کسی ایک موضوع پر مضمون لکھنا یا تقریر کرنا تھی۔ موضوعات حسب ذیل تھے۔

تحریری مقابلوں کے عنوان :-

۱۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت منقول اور معقول طریق پر۔
۲۔ فرشتوں کا وجود اور ان کا کام
۳۔ الخلافۃ فی الاسلام۔
۴۔ یوم آخرت اور بعث بعد الموت۔
۵۔ کمیونزم اور اسلام
۶۔ کیا مذہب اور سائنس متضاد چیزیں ہیں۔
۷۔ کفارہ کا رد
۸۔ نظام وصیت اور اس کی اہمیت
۹۔ وقف جدید کی اہمیت

تقریری مقابلوں کے عنوانات :-

۱۔ مذہب کا اثر انسانی کردار پر
۲۔ خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا استحکام
۳۔ پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق
۴۔ احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں
۵۔ نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔
۶۔ شعار اسلامی کی پابندی جزو ایمان ہے
۷۔ تحریک جدید کی اہمیت
۸۔ اسلام میں نظام خلافت
۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصلح عالم کی حیثیت میں۔

مضمون نگاری میں منصفی کے فرائض شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی نے ادا کئے۔ اور تقریری مقابلوں کے لئے مولانا جلال الدین صاحب شمس، پروفیسر

~~~ ۲ ~~~

بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے اور مسعود احمد دہلوی نائب ایڈیٹر الفضل منصف مقرر تھے۔ ان کے فیصلے کے مطابق حسب ذیل خدام ہر دو مقابلوں میں اوّل و دوم قرار پا کر انعامات کے مستحق قرار پائے۔

مضمون نگاری :-

معیار اوّل میں کوئی خادم شامل نہیں ہوا۔

معیار دوم :- محمد اسلم صاحب قریشی ربوہ ——— اوّل

سید داؤد احمد صاحب انور ربوہ۔ دوم

معیار سوم :- مرزا نام احمد صاحب ربوہ۔ اوّل

راجہ نصیر احمد صاحب ربوہ۔ دوم

تقریری مقابلے :-

معیار اوّل :- صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ اوّل

عزیز الرحمن صاحب چک منگلا۔ دوم

معیار دوم :- قاضی نعیم الدین صاحب ربوہ اوّل

عطاء المجیب صاحب احمد نگر۔ دوم

معیار سوم :- عبدالرزاق صاحب ربوہ اوّل

محمد سلیم صاحب غازی ننکانہ دوم

فی البدیہہ تقریری مقابلہ :-

علاوہ ازیں ایک نہایت دلچسپ فی البدیہہ تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ اس میں بھی متعدد مجالس کے خدام نے شرکت کی منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق اس میں حسب ذیل خدام اوّل اور دوم قرار پائے۔

جمیل الرحمن صاحب رفیق ربوہ اوّل

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ ——— دوم

ورزشی مقابلے :-

ہر سال اجتماع کے موقع پر ورزشی مقابلوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ تاکہ احمدی نوجوان مضبوط اور صحت مند ہوں۔ اور خدمت دین اور خدمت خلق کا فریضہ زیادہ محنت جانفشانی اور مستعدی کیسا تھ ادا کر سکیں۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی دوڑیں اور چھلانگیں لگانے، گولہ پھینکنے اور کلائی پکڑنے کے مقابلے ہوئے۔ علاوہ ازیں مختلف ٹیموں کے درمیان کبڈی، فٹ بال اور والی بال کے میچ بھی کھیلے گئے۔ فائنل میچوں اور مقابلوں کے نتائج پر کامیاب رہنے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں کو انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔ ان مقابلوں کے نتائج درج ذیل ہیں :-

اونچی چھلانگ :- مقبول الٰہی چیمہ گوجرانوالہ

● ——— اوّل ۵ فٹ — ۱۰″

مبارک احمد نذیر ربوہ

● ——— دوم ۵ فٹ — ۶″

لمبی چھلانگ :- مقبول الٰہی چیمہ گوجرانوالہ

● ——— اوّل

محمد شریف صاحب پکا ضلع جھنگ

● ——— دوم

۱۰۰ گز کی دوڑ :- ضیاء الحق صاحب ربوہ

● ——— اوّل

مہر نعیم احمد صاحب لائلپور

● ——— دوم

۲۲۰ گز کی دوڑ :- ضیاء الحق صاحب ربوہ

● ——— اوّل

رشید احمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا

● ——— دوم

۴۴۰ گز کی دوڑ :- ضیاء الحق صاحب ربوہ

● ——— اوّل

مہر نعیم احمد صاحب لائلپور

● ——— دوم

ایک میل کی دوڑ :- خلیل احمد صاحب احمد نگر

● ——— اوّل

حبیب باجوہ صاحب لائلپور

● ——— دوم

گولہ پھینکنا :- مقبول الٰہی صاحب چیمہ گوجرانوالہ

● ——— اوّل ۳۳ — ۵″

رفیع میر صاحب چک منگلا

● ۲۶ — ۶″

کلائی پکڑنا :- محمد شریف صاحب پکا ضلع جھنگ

● ——— اوّل

عبدالماجد صاحب جل بھٹیاں۔

● ——— دوم

بہترین کھلاڑی :-

ان تمام ورزشی مقابلوں میں بہترین کھلاڑی قرار دیئے جانے کا اعزاز مقبول الٰہی صاحب چیمہ آف گوجرانوالہ کے حصہ میں آیا۔ وہ بیک وقت اونچی چھلانگ لمبی چھلانگ اور گولہ پھینکنے میں اول آئے علاوہ ازیں مبارک مصلح الدین صاحب کراچی اور محمد سلیمان طارق کو سپیشل انعامات ملے۔

کبڈی فٹ بال اور والی بال کے فائنل میچ

کبڈی کا فائنل مقابلہ سرگودھا اور ربوہ کے درمیان ہوا۔ ان میں سے سرگودھا کی ٹیم کامیاب رہی۔ فٹ بال کے فائنل میچ میں ربوہ اور راولپنڈی کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل تھیں ان میں سے ربوہ کا پلڑہ بھاری رہا اور میچ اسی نے جیتا۔ والی بال کا فائنل میچ ربوہ الف اور راولپنڈی کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا۔ اس میں بازی ربوہ الف کے ہاتھ رہی۔ اور راولپنڈی کو فٹ بال کی طرح والی بال میں بھی دوسری پوزیشن حاصل ہوئی ؛ (ریاض)

نظام خلافت اور جماعتی شیرازہ بندی

(بقیہ صفحہ ۴)

وجاہت کے خلاف سمجھتے ہیں نہ خدا کے حکم کے آگے جھک جائیں اور اختلاف دور کر کے پاک جماعت کے ساتھ متحد ہو جائیں۔ حالانکہ اصل عزت یہی ہے کہ خدا کے حکم کو مقدم کیا جائے اور اپنے نفس کو پیچھے ڈالا جائے۔ درحقیقت اسلامی عزت و غیرت بھی وہی ہوتی ہے جو خدا اور رسول کے حکم کے اندر ہو۔ جس عزت و غیرت میں خدا اور رسول کو نظر انداز کیا جائے وہ اسلامی عزت نہیں اور اسلامی غیرت نہیں۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ پاک جماعت میں شامل ہو کر اپنے نفس کے جوش کو دبائیں اور اسلامی نظام کے ماتحت شیرازہ بندی کریں اور جماعت کی مضبوطی کا باعث ہوں ؛

اعلان نکاح

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں میرے لڑکے عزیز محمد امجد خان کے نکاح کا اعلان امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب ملک D.H.O گجرات کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے ؛ (آمین)

(ڈاکٹر محمد انور۔ امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)
~~~

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے

سالانہ تقریری مقابلے مورخہ ۶ اور ۷ نومبر بروز ہفتہ اور اتوار منعقد ہونگے

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کی طرف سے پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ اُن کے سالانہ تقریری مقابلے نومبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ مقابلے مورخہ ۶ اور ۷ نومبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ اور اتوار شام کے ۵ بجے وائی ایم سی اے لاہور میں منعقد ہوں گے۔ پہلا دن اردو اور دوسرا دن انگریزی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ موضوع حسب ذیل ہیں:۔

اردو: "یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ"

انگریزی: Science Means destruction of Mankind

ان مقابلوں میں مختلف کالجوں اور سکولوں کے احمدی طلبا شرکت کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مختلف احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشنز کے نام دعوت نامے جاری کر دئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی جو احمدی طلباء شرکت کرنا چاہیں۔ وہ اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے اپنے اسماء بھجوا سکتے ہیں۔ ہر مقابلہ میں تین انفرادی انعامات کالجوں کے طلباء کو اور تین انفرادی انعامات سکولوں کے طلباء کو دئے جائیں گے۔ سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی ٹیم کو ایک سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ جس پر صدر ایسوسی ایشن کے علاوہ امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کے دستخط بھی ہوں گے۔

امید ہے طلباء حسب سابق ہم سے تعاون فرمائیں گے۔

نوٹ:۔ باہر سے تشریف لانے والے طلبا ایسوسی ایشن کے مہمان ہوں گے۔

صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور
۲۳۔ وولنر ہوسٹل — لاہور

اعلانات دار القضاء

مسماۃ حسیناں بیگم صاحبہ زوجہ میاں مبارک دین صاحب آف چنیوٹ حال مقیم ملتان شہر اور ان کے تین بیٹوں اور تین بیٹیوں کے مختار خاص سیٹھ اللہ جوایا صاحب ساکن ملتان شہر نے درخواست دی ہے۔ کہ مبارک دین صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے نام دس کنال اراضی واقع محلہ دار الصدر ربوہ ہے۔ اس میں مکان بھی بنا ہوا ہے۔ یہ مکان معہ اراضی مرحوم کے ورثاء کے نام منتقل کرایا جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔

ناظم دار القضاء ربوہ

تصحیح

دفتر ہذا کا ایک اعلان ۲۹/۱۰/۵۹ کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک نام سہواً عظیم احمد چھپ گیا ہے۔ اصل نام "خان عظیم اللہ آف فیض اللہ چک" ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میں تقریباً تین سال سے زیادتی پیشاب سے بیمار ہوں اور چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ باوجودیکہ اپریشن بھی کروایا تھا۔ لیکن کچھ فائدہ نہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مجھے اس بیماری سے نجات دے۔

خاکسار عاصی محمد افضل اوجلوی نیا دھرمپورہ لاہور

۲۔ حکیم محمد اشرف صاحب احمد آباد اسٹیٹ گذشتہ دو ہفتہ سے ملیریا بخار سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار احمد آباد اسٹیٹ)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے

احباب کو علم ہوگا۔ کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمدؐ کے ہزاروں پروانے یہاں آکر اپنی روحانی پیاس کو بجھاتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے۔ اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ روز و شب کی دعا اور عبادات سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے۔

اس سال ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں۔ احباب خود جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کیلئے اجناس کی فراہمی کا کام کئی مہینے پہلے شروع کیا جاتا ہے اور اس مرتبہ تو سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں۔ جن پر قابو پانا محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہوگا۔ پس احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی پوری کوشش فرمادیں۔ اور جو رقم ساتھ ساتھ جمع ہوتی رہے اسے اسی وقت ساتھ ساتھ ارسال کر دیں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں۔ جماعتوں میں تاحال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے اور اگر خدانخواستہ یہ رفتار رہی تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان۔ نیز سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمادیں۔ جیسے کہ دوست جانتے ہیں اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے پس امید ہے کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرمادیں گے۔

ناظر بیت المال ربوہ

تبدیل ہونیوالے احباب اور مقامی عہدیداران کا فرض

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوں تو وہ جاتے وقت سابقہ جماعت کے سیکرٹری مال یا پریذیڈنٹ کو اپنے نئے پتہ سے پورے طور پر آگاہ کر دیا کریں۔ اور جہاں جائیں اس جماعت میں اپنی آمد کی اطلاع فی الفور دے دیا کریں۔

۲۔ سیکرٹری مال کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ تبدیل ہونے والے احباب کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوائیں تو (۱) اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ ایسے احباب کے نئے پتہ جات صحیح اور مکمل لکھا کریں تا نئی جگہوں پر ان کے چندہ جات کی وصولی کا بروقت انتظام کیا جا سکے۔ اور (۲) ایسی اطلاع کو اکٹھا کر کے ایک لمبے عرصہ کے بعد بھجوانا درست نہیں۔ ہر شخص کی تبدیلی کی اطلاع ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جایا کرے۔ اسی طرح سکرٹریان مال کو چاہیئے۔ کہ نئے آنیوالے احباب کے متعلق بھی ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو اطلاع بھجواتے رہا کریں۔ جماعت کی طرف سے یا نظارت بیت المال کی طرف سے تحریک کئے جانے کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

"تحریک مقامی تعلیم و اصلاح"

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بر موقعہ جلسہ سالانہ ۵۷ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے احباب جماعت کے سامنے ایک نہایت نیک تحریک فرمائی تھی۔ کہ مخیر احباب تین سال کے لئے مبلغ پچیس روپے ماہوار کے حساب سے مقامی تعلیم و اصلاح کی تحریک میں چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرما کر شمولیت اختیار کریں۔ بفضلہ تعالےٰ اس تحریک کے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ مگر جن دوستوں نے شمولیت اختیار فرمائی ہے۔ ان کی تعداد اس تحریک کو جاری رکھے جانے کے لئے کافی نہیں۔ لہذا جماعت کے ذی ثروت و مخیر احباب کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ کثرت سے اس کار خیر میں شمولیت اختیار فرما کر مستحق ثواب ہوں اور اپنے وعدے دفتر ھذا یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۵۴۶۳: میں رحمت اللہ ولد شیخ اللہ دتہ صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ کاروبار عمر قریباً ۴۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن ۵۹ دہلی ہاؤسنگ سوسائٹی دامیر احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) ایک بنگلہ قیمتی ۱,۱۵,۰۰۰ (ایک لاکھ پندرہ ہزار) ۵۹ دہلی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں ہے۔

(۲) اس کے علاوہ میرا گزارہ کاروبار بنام "دی ایسٹرن سروسز لمیٹڈ ۱۴۰ بندر روڈ کراچی ۲" پر ہے میں اس میں سے اوسطاً مبلغ ۲,۰۰۰ (دو ہزار روپیہ) ماہوار گذارہ کے لئے لیتا ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ میں سے منہا کر دی جائے گی۔ ۔۔۔ ستمبر ۱۹۵۹ء

العبد شیخ رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد عبدالرحیم بیگ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی ۔

مسل نمبر ۱۵۴۶۴: میں فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم ککھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن جہانگیر روڈ۔ ڈاکخانہ نیو ٹاؤن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند اڑھائی صد ۲۵۰/- روپے صرف (۲) زیورات طلائی۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۲۵/- روپے صرف بٹن طلائی وزن ۲ تولے قیمت ۲۵۰/- روپے صرف۔ یہ کل رقم چھ سو پچیس روپے ہے۔ (۶۲۵/- روپے) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں جمع کروں تو اس قدر روپیہ اس میں سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامۃ نشان انگوٹھا فاطمہ بیگم

گواہ شد چوہدری محمد حسین موصی ثبت خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

مسل نمبر ۱۵۴۶۵: میں امۃ الحی زوجہ عثمان علی صاحب شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی رساکن ۱/۱۶۱ نیو کیمپ پی اے۔ ای سی ٹی مارٹن روڈ کراچی ۱۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپیہ ہے (۲) زیورات طلائی وزن ۴ ۱/۲ تولے قیمتی ایک ہزار دس روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد میری ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامۃ امۃ الحی بقلم خود

گواہ شد عثمان علی بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

مسل نمبر ۱۵۴۶۶: میں محمد اکبر افضل شاہد ولد ماسٹر سراج دین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔

اس وقت ماہوار آمد ۸۵/- روپے ہے یعنی ۶۵/- روپے تنخواہ اور ۲۰/- روپے مہنگائی الاؤنس۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن انور ربوہ

گواہ شد ابوالمنیر نورالحق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۱۵۴۶۷: میں امینہ خالدہ بنت مولوی عبدالرحمن صاحب انور قوم رہان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ میرے والد صاحب کی طرف سے مل رہا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ میرا نکاح ہو چکا ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ امینہ خالدہ

گواہ شد عبدالرحمن انور ربوہ والد موصیہ۔

گواہ شد۔ محمد اکبر افضل شاہد ولد ماسٹر سراج دین صاحب مرحوم۔ مربی سلسلہ احمدیہ جہلم

میکسیکو میں طوفان آجانے کی وجہ سے پانچ سو اشخاص ہلاک ہو گئے

میکسیکو ۳۱ اکتوبر: میکسیکو کے کولیما اور جالیسکو کے صوبوں میں منگل کی شب جو زبردست طوفان آیا تھا۔ اس میں پانچ سو سے زیادہ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ علاقائی حکام کی طرف سے نقصان کے متعلق ابھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

طوفان سے متاثر ہونے والے لوگوں کی امداد کے لئے بچاؤ امدادی جماعتیں بھیجی گئی تھیں۔ ان کی اطلاعات کے مطابق طوفان سے بہت نقصان ہوا ہے ہلاک یا گم شدہ ہونے والوں کے علاوہ دو ہزار اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔ اور املاک کو بے اندازہ نقصان پہنچا ہے غیر سرکاری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ کولیما کے صوبہ میں مانا نیٹلان کا قصبہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ اس قصبہ میں جس کی مجموعی آبادی دس ہزار ہے تین سو اشخاص اس طوفان سے ہلاک ہوئے ہیں۔

بحرالکاہل کی ساحلی بندرگاہ منزانیلو جو سب سے پہلے طوفان کی زد میں آئی۔ وہاں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک سو اسی بتائی جاتی ہے۔ ان ہلاک شدگان کی نعشیں مکانوں کے ملبہ میں سے برآمد کر لی گئی ہیں اس کے علاوہ بہت سے اشخاص گم ہیں۔ اور ان کے متعلق ابھی تک کوئی علم نہیں ہو سکا۔ بندرگاہ کے قریب ایک جہاز "سنگالو پایا" غرق ہونے کی وجہ سے عملہ کے اکتیس ارکان میں سے سترہ ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ صرف بارہ افراد کو بچایا جا سکا۔ ایک اور جہاز "کارائیب" کھو گیا ہے۔ اور اس کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ وہ غرق ہو گیا ہے۔

درخواست ہائے دعا

مکرم چوہدری غلام حسین صاحب ربوہ الیکٹرک سٹور کار بنکل پھوڑے کی وجہ سے سول ہسپتال منٹگمری میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرماوے۔

(خاکسار احمد علی گولبازار ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد مکرم مرزا عبداللہ صاحب دفتر ار درویشاں امراض چشم کی وجہ سے بٹالہ (بھارت) میں زیر علاج ہیں۔ صحابہ کرام اور درویشان سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا عبدالرشید وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

(ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے رُوح پرور ماحول میں دو روز تک جاری رہنے کے بعد)

مجلس انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع خیر و خوبی اور کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور انصار اللہ سے بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۲ر نومبر:- مجلس انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و زاری و شب بیداری اور تزکیۂ نفوس کی روایتی شان کیساتھ دو روز تک جاری رہنے کے بعد کل مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو ایک سال بعد پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے خیر و خوبی اور کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس بابرکت موقع پر پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے انصار اللہ کو اپنے مقدس و مطہر امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور حضور کے زندگی بخش و روح پرور کلمات سننے اور ان سے مستفیض ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضور اپنی طویل علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود اجتماع کے پہلے روز یعنی ۳۱ر اکتوبر بروز ہفتہ ۲ بجے بعد دوپہر ازراہ شفقت اجتماع میں تشریف لائے اور انصار کے درمیان رونق افروز ہو کر ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا اور تبلیغ اسلام سے متعلق اُن سے وہ عہد لیا جو حضور نے خدام الاحمدیہ سے بھی ان کے سالانہ اجتماع میں لیا تھا۔ جملہ انصار اور تمام دیگر حاضرین پر جن سے فرطِ محبت کی وجہ سے رقت کا عالم طاری تھا۔ کھڑے ہو کر دلی اخلاص اور پورے جذبہ و جوش کیساتھ حضور کی اقتداء میں اپنے اس تاریخی عہد کو دہرایا۔ حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب نصف گھنٹہ کے قریب جاری رہا۔ اسی کے دوران حضور نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے اسی طرح ایک پیغام بھی پڑھا جس طرح ۲۴ر اکتوبر کو حضور نے خدام الاحمدیہ کو ان کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پیغام سے نوازا تھا اور جو ۲۸ر اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ خطاب کے اختتام پر حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا بھی کرائی۔ اُس وقت سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور ہزاروں مومنین کے قلوب آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز ہو کر درد و الحاح کے ساتھ اسلام کی سربلندی اور حضور اطال اللہ بقاءہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے سراپا دعا بنے ہوئے تھے۔

ان دو دنوں میں پانچ اجلاس منعقد ہوئے جن میں انصار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور ارشادات سے مستفیض ہونے کے علاوہ التزام کے ساتھ قرآن مجید، حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درس سُنے، نیز صحابۂ کرام کی زبانی "ذکرِ حبیب" کے تحت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات اور مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر بزرگان کرام اور علماء سلسلہ کی تقاریر کے ذریعہ خدمتِ دین کے ایک نئے جوش اور نئے عزم سے ہمکنار ہوئے۔ بالخصوص یکم نومبر کو علی الصبح نماز فجر اور درس قرآن مجید کے بعد جب صحابہ کرام نے عشق الٰہی عشق رسولؐ اور عشق مسیح موعودؑ میں سرشار ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرفت میں ڈوبی ہوئی بعض نہایت ایمان افروز روایات ایک خاص جذبہ کے ساتھ سنائیں تو سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں خدمتِ دین اور خدمتِ قوم سے متعلق بعض اہم فیصلے کرنے کے علاوہ انصار اللہ نے تہجد اور پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین کے عہد کو آخری دم تک نبھانے اور اسے آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح وہ تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کی مدد سے دنیا میں محمدی نور کو پھیلانے کا ایک نیا جوش اور نیا عزم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۲۱ مجالس کے ۳۰۲ نمائندگان ۵۰ اراکین اور قریباً ۹۸۱ زائرین شریک ہوئے۔ اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والوں کی یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ گذشتہ سال ۹۶ مجالس کے ۲۲۳ نمائندگان ۵۰۱ اراکین اور ۸۰۰ زائرین شامل ہوئے تھے۔ اس طرح گذشتہ سال کی مجموعی تعداد ۱۵۲۴ کے مقابلے میں امسال مجموعی طور پر ۲۰۱۸ افراد شامل ہوئے اور مجموعی اضافہ ۴۹۴ افراد کا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مفصل روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں:-

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲ر نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کل اور آج بوجہ ضعف خراب رہی۔ درد بھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں خاص طور پر سیدہ موصوفہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ ربوہ

درخواست دعا۔ میری اہلیہ حمیدہ بیگم گذشتہ کئی روز سے بیمار ہے جسکے باعث سخت تشویش لاحق ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (مستری نذیر احمد بھٹی ۱۵۲/۵ ڈی ٹائپ کالونی لائلپور)

اعلان برائے کامیاب امیدواران امتحان کمیشن

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے دفاتر میں کلرکی کی ملازمت کے لئے جو امیدواران کمیشن کے امتحان میں پاس ہوئے ہیں ان میں سے بعض امیدواران تقاضا کر رہے ہیں کہ انہیں جلد ملازمت کا موقع دیا جائے۔ ایسے امیدواروں اور دیگر تمام کامیاب امیدواروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جوں جوں دفاتر میں ضرورت پیدا ہو گی امیدواران کو ان کے پاس ہونے کے درجوں کے مطابق باری باری ملازمت کے لئے بلوایا جائے گا۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

باسکٹ بال کا میچ

ربوہ ۲ر نومبر۔ کل مؤرخہ ۳ر نومبر کو بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے درمیان تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال گراؤنڈ میں ایک دوستانہ میچ ہو گا۔ شائق حضرات سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری باسکٹ بال کلب ربوہ)

اعانتِ الفضل

مکرم محمد حفیظ صاحب ولد میاں تاج الدین صاحب محلہ حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹ شہر نے اپنی شادی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے ۵/- بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ان کی شادی ۱/۱۰/۵۹ کو ہوئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ شادی ان کے لئے بابرکت ہو۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر الفضل)